يشتري هذا العبد؟" اس غلام کو کون خریدے گا"؟ وہ کہنے لگا: میری شکل دیکھ کر کوئی مجھے خریدنا نہ چاہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "مگر اللہ کے ہاں تو کم قیمت نہیں بلکہ گراں قدر ہے"۔ (مسند احمد ۳/۱۶۱)

نبی ﷺ نے اس آزاد شخص کو مذاقاً "عبد" کہا، یعنی غلام۔ لیکن آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ وہ اللہ کا بندہ ہے۔

۶۔ حضرت انجشہؓ ایک سفر میں بعض امہات المومنین کے اونٹوں کو چلا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے تیز رفتاری سے روکتے ہوئے فرمایا" **رويدا سوقك بالقوارير**" آہستہ سے چلا اے انجشہ! شیشیاں لے جانے کی طرح"(بخاری کتاب الادب ۱۰/۶۰۹، مسلم کتاب الفضائل ۱۰/۸۰)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو مذاقاً شیشے سے تشبیہ دی۔ اس تشبیہ میں یہ لطیف تنبیہ بھی نمایاں ہے کہ ان کی حفاظت اور سہولت کا خیال رکھا جائے۔ [عبدالوھاب خان]

آہ مولانا قاری محمد ایوب فیروز پوری

5 مارچ 2001 کی شام کو مولانا قاری محمد ایوب فیروز پوری خانیوال میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ﴿انا لله و انا اليه راجعون﴾ آپ ایک نامور خطیب، معروف قلمکار، مدرس اور قاری تھے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث خانیوال کے امیر، اہلحدیث یوتھ فورس اور جمعیت اساتذہ کی پہچان تھے۔ عمر عزیز دینی علوم کی تدریس اور خطابت کے جوہر دکھانے میں گزاری۔ دو سال قبل آپ کا دایاں پہلو فالج سے متاثر ہوا تھا۔

آپ نہایت شگفتہ مزاج، ہنس مکھ اور کھلی طبیعت کے مالک تھے۔ یلتستانی علماء اور جماعت سے غائبانہ مگر والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ مجلہ التراث پر آپ کا سایہ عاطفت شروع سے رہا۔ آپ اس کے ناتجربہ کار خدام کی حوصلہ افزائی اور اصلاح بھی کرتے رہے۔ **جزاه الله خيرا كثيرا و رفع درجته فى دار كرامته، آمين**

(ادارہ "التراث")

اسلامی ہجری تقویم

محمد ایوب غلام

اللہ تبارک و تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿ ان عدة الشهور عند الله اثناعشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السمٰوٰت و الارض منها اربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا فيهن انفسكم و قاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة و اعلموا ان الله مع المتقين ۝ ﴾[التوبة ٣٦] اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے درج ذیل حقائق پر روشنی ڈالی ہے:

۱) ابتدائے آفرینش ہی سے سال میں بارہ مہینے ہیں۔

۲) ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب خصوصی احترام کے مہینے ہیں، ان میں خانہ جنگی، لڑائی میں پہل کرنے، لوٹ مار اور گناہوں سے بچنا خاص طور پر ضروری ہے۔

۳) اہل اسلام کو چاہئے کہ سب متفق و متحد ہو کر کافروں سے جہاد کریں، ان سے نفرت کریں اور ان کی مشابہت سے حتی الامکان اجتناب کریں۔

۴) اس بات پر غیر متزلزل یقین رکھیں کہ اللہ پاک کی نصرت و حمایت اہل تقویٰ کے ساتھ ہے، لہذا ہمیں ہمیشہ تقویٰ کی راہ پر گامزن رہنا چاہئے۔

اللہ رب العزت نے آسمان اور زمین کی تخلیق کے آغاز سے سال کے مہینوں کا جو مربوط نظام پیدا فرمایا ہے، وہ قمری مہینے (محرم، صفر......) ہیں، شمسی مہینے نہیں۔ یہ حقیقت اس آیت شریفہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے: ﴿يسألونك عن الأهلة قل هي مواقيت للناس و الحج ﴾[البقرة ١٨٩]

معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ کرام نے اپنے آقا و مربی جناب رسول پاک ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالی نے چاند کے گھٹنے، بڑھنے اور طلوع و غروب کا جو سلسلہ پیدا فرمایا ہے، اس کے پیچھے کیا حکمت کارفرما ہے؟ اور اس کا ہماری عملی زندگی سے کیا تعلق ہے؟ اللہ عز و جل نے فرمایا کہ ہر ماہ کے آغاز میں ہلال کا طلوع تمام لوگوں خاص طور پر امت اسلامیہ کے لئے تاریخ معلوم کرنے کا آفاقی ذریعہ ہے، جس پر حج جیسے عظیم رکن اور دیگر شرعی احکامات (روزہ، عید، عدت وغیرہ) کا انحصار ہے۔

نئی ہزاری اور نئی صدی کی آمد پر پوری مسلم و غیر مسلم دنیا نے جشن منایا۔ دنیا بھر میں جملہ حکومتوں نے نئے میلینیم میں ''باوقار طریقے سے'' داخل ہونے کے لئے ترجیحات اور پروگرام مرتب کیے۔ بلکہ اکیسویں صدی کا استقبال نصرانیوں سے بڑھ کر مسلمانوں نے زیادہ جوش و خروش سے کیا، خوب سیمینار اور مذاکرے منعقد کیے۔

تم مسلمان ہو؟ یہ انداز مسلمانی ہے؟!

ہم مسلمانوں کے لئے نئی ہزاری کا جشن منانا حرام ہے، کیونکہ یہ نصرانیوں کی تقلید اور اہل باطل کی نقالی ہے۔ جبکہ شمسی کیلنڈر ہی نصرانیوں کا ہے۔ لیکن درحقیقت اغیار کے کیلنڈر کو لوگوں کی دیکھا دیکھی ہم نے بھی اپنا لیا ہے، دراصل یہ آج کے دنیا کی سیاسی، اقتصادی، اور دفاعی میدانوں میں ان کی من مانی سے احساس کمتری اور مرعوبیت کی عکاس ہے۔

افسوس کسی مسلمان حکمران، سکالر اور دانشور نے یہ نہیں سوچا کہ اکیسویں صدی کی آمد سے امت اسلامیہ کا کیا تعلق اور

کیا تعلق اور نسبت ہے، یہ تو نصرانیوں کے عقیدے کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دو ہزار سالہ سالگرہ ہے۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ اور تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

بعض مداہنت کرنے والے کم علم اور اسلام سے ناواقف لوگ کہتے ہیں کہ ماہ و سال کے پیمانوں کا دین و مذہب سے کیا تعلق؟ یہ تو قدیم عالمی تقویم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حقیقت سے حضرت عمر فاروق، عثمان غنی، علی مرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام بھی آگاہ تھے۔ مگر ۲۱ ہجری میں حضرت عمرؓ کے سامنے ایک تحریر پیش ہوئی، جس میں صرف "شعبان" کا لفظ لکھا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا "یہ کیونکر معلوم ہو کہ گزشتہ شعبان کا مہینہ مراد ہے یا موجودہ؟" اسی وقت مجلس شوریٰ منعقد کرائی، تمام بڑے بڑے صحابہ کرام شریک ہوئے اور اس مسئلے پر غور کیا گیا اور طے پایا کہ ایک سنہ مقرر ہونا چاہئے، پھر یہ بحث ہوئی کہ اسلامی سنہ کی ابتدا کس اہم واقعے سے کی جائے؟ حضرت علیؓ نے رائے دی کہ کہ ہجرت نبوی سے آغاز کیا جائے۔ اسی پر سب کا اتفاق ہوا۔ [الفاروق : ۲۷۷، مقریزی ۱/ ۲۸٤]

یہ بظاہر ایک معمولی سا واقعہ ہے، لیکن غور کیا جائے تو اس میں ان جلیل القدر اصحاب کرامؓ کے تفقہ فی الدین اور فہم و فراست کی بھرپور عکاسی ہے۔ ان اصحاب حل و عقد نے پیغمبر اکرم ﷺ سمیت کسی مقدس ہستی کی ولادت، بلوغت یا وفات سے اسلامی سال کا آغاز نہیں کیا، کیونکہ اسلام کی مبارک تعلیمات میں سالگرہ (Birth day) یا برسی (عرس) منانے کا کوئی تصور نہیں، بلکہ یہ غیر اسلامی تمدن کا شاخسانہ ہے۔

اس کے مقابلے میں ہجرت کا واقعہ سنہ ہجری کی وساطت سے اہل ایمان کو یہ دائمی پیغام دیتا ہے کہ باتدبیر اور غیور مسلمانوں کے نزدیک اسلام و ایمان اور توحید و سنت کے مقابلے میں رنگ و نسل، رشتہ و پیوند، مال و منال اور جغرافیائی حدود کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ اور اس بات کی یاد تازہ و تابندہ رکھتا ہے کہ اللہ کی مخلوق میں سے افضل ترین ہستی نے قرآن و سنت کی خاطر بیت اللہ شریف جیسے مبارک و مقدس مقام کو چھوڑ دیا تو اللہ رب العزت نے انہیں ہدایت اور فتح و نصرت جیسی عظیم ترین نعمتوں سے سرفراز اور کامران فرمایا۔

یہ ہجرت ۳٦۰ بتوں سے ایک اللہ کی طرف ہجرت تھی۔
یہ دارالکفر سے دارالاسلام کی جانب ہجرت تھی۔
یہ ذاتی مفاد پرستی سے دینی و ملی نصب العین کی سمت ہجرت تھی۔

اس ہجرت سے اسلام کی نشأت ثانیہ کا زرین دور شروع ہوا تھا، ایک نئے نظام زندگی کی بنیاد استوار ہوئی تھی۔
اس ہجرت سے انسانیت کو امن و امان اور ترقی و خوشحالی کا گر ہاتھ لگا تھا۔ اس نے بنی نوع انسان کو معزز و مکرم بنا دیا تھا۔

مگر افسوس آج کسی دیندار شخص سے بھی اسلامی مہینے کی تاریخ پوچھی جائے تو جواب ندارد، اسلامی کیلنڈر جو متروک ہوا، تو فرزندان توحید کا رشتہ اپنی شاندار ماضی سے بھی ٹوٹ گیا۔ مسلمان نہ صرف ہجری کیلنڈر بھول گئے بلکہ ہجرت کا مقصد اور مؤمن کا نصب العین بھی ساتھ ہی بھول گئے، اور اسلام کے عروج و اقبال کی تڑپ ہمارے ذہنوں سے اسی طرح اتر گئی جس طرح کیلنڈر سے گزرے ہوئے مہینے کا ورق اتر جاتا ہے۔